Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ اتوار ۱۳ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ - ۱۷ ہجرت ۱۳۷۱ ہش - ۱۷ مئی ۱۹۹۲ء نمبر ۱۱۴

خدمت دین میں زندگی کا لطف

وہ لوگ جن کو پہلے دین کی خدمت کی عادت نہیں۔ جب رفتہ رفتہ ان سے خدمت لی جاتی ہے تو ان کے اندر سے ایک نیا شعور پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں تو اب زندگی کا پتہ چلا ہے۔ اس سے پہلے تو غفلت کی حالت میں وقت ضائع کیا۔ اور ان کو زندگی کا لطف آنے لگ جاتا ہے۔

(اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۲۔ نومبر ۱۹۹۱ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ قاعدہ یاد رکھو کہ جب دعا سے باز نہیں آتا اور اس میں لگا رہتا ہے تو آخر دعا قبول ہو جاتی ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ باقی ہر قسم کی دعائیں طفیلی ہیں۔ اصل دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہیئں۔ باقی دعائیں خود بخود قبول ہو جائیں گی۔ کیونکہ گناہ کے دور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دعا قبول نہیں ہوتی جو نری دنیا ہی کے واسطے ہو۔ اس لئے پہلے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے دعائیں کرے۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ۶۰۲)

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے موافق اپنا چال چلن نہیں بناتا ہے وہ ہنسی کرتا ہے کیونکہ پڑھ لینا ہی اللہ تعالیٰ کا منشا نہیں وہ تو عمل چاہتا ہے۔ اگر کوئی ہر روز تعزیرات ہند کی تلاوت تو کرتا رہے مگر ان قوانین کی پابندی نہ کرے بلکہ جرائم کو کرتا رہے اور رشوت وغیرہ لیتا رہے تو ایسا شخص جس وقت پکڑا جاوے گا۔ تو کیا اس کا یہ عذر قابل سماعت ہوگا۔ کہ میں ہر روز تعزیرات کو پڑھا کرتا ہوں؟ یا اس کو زیادہ سزا ملے گی کہ تو نے باوجود علم کے پھر جرم کیا ہے اس لئے ایک سال کی بجائے چار سال کی سزا ہونی چاہیئے۔

غرض نری باتیں کام نہ آئیں گی۔ پس چاہیئے کہ انسان پہلے اپنے آپ کو دکھ پہنچائے تا خدا تعالیٰ کو راضی کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ۶۱۱)

ضروری اعلان

حیات ابی العطاء کی تدوین محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔ جو احباب والد ماجد حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے بارہ میں کوئی اہم واقعہ، یادداشت، خط یا تحریر نیز تصویر یا آڈیو کیسٹ وغیرہ فوری طور پر مجھے بحفاظت واپسی کے اطمینان کے ساتھ خلافت لائبریری ربوہ کی معرفت بھجوا سکیں تو از حد ممنون ہوں گا۔

عطاء الکریم شاہد

اگر صاحب ایمان ذرا بھی کوشش کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کو پاسکتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"ایک بزرگ تھے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں ایسے محو ہوئے کہ وہ رات دن عبادت اور ذکر الٰہی میں لگے رہتے تھے۔ ان کی بیوی کچھ دنیا داری کا رنگ رکھتی تھی۔ اس نے جب دیکھا کہ گھر میں تنگی ہے اور یہ کوئی کام کاج نہیں کرتے تو اس نے ایک اور بزرگ کے پاس ان کی شکایت کی اور انہیں کہا کہ اپنے بھائی کو سمجھاؤ۔ وہ سارا دن باہر بیٹھا رہتا اور ذکر الٰہی کرتا رہتا ہے۔ اگر وہ گھر میں آئے تو اسے پتہ لگے کہ گھر کا کیا حال ہے اور کس تنگی سے گذارہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا بہت اچھا میں انہیں سمجھاؤں گا چنانچہ ایک دن وہ ان کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ آپ سارا دن اللہ ہی اللہ کرتے رہتے ہیں۔ آخر آپ سوچیں کہ آپ کی بیوی کہاں سے خرچ لائے۔ اوّل تو مہمان نوازی کا بھی خرچ ہے۔ پھر آپ کا بھی کھانا ہے اور آپ کی بیوی اور بچوں کا بھی کھانا ہے۔ ان اخراجات کے لئے وہ کہاں سے روپیہ لائے۔ آپ کو چاہیئے کہ آپ کوئی کمائی بھی کیا کریں تاکہ گھر کی ضروریات پوری ہوں۔ وہ کہنے لگے۔ اگر آپ کسی کے گھر مہمان جائیں اور وہاں جاتے ہی کھڈی بننے لگ جائیں یا اپنے ہاتھ سے روٹی پکانے لگ جائیں تو کیا میزبان کو غصہ نہیں آئے گا کہ یہ میری ذلت کر رہا ہے جب یہ میرا مہمان تھا تو پھر اس نے اپنی روٹی کا فکر کیوں کیا۔ اسی طرح میں بھی خدا تعالیٰ کا مہمان ہوں۔ اگر میں نے اپنے ہاتھ سے کام کرنا شروع کر دیا تو خدا تعالیٰ یہ کیوں نہیں سمجھے گا کہ میرے اس بندے نے میری ہتک کی ہے۔ وہ بھی تیز طبیعت رکھتے تھے انہوں نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگے میں مان لیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمانی صرف تین دن کی ہوا کرتی ہے۔ پھر صدقہ اور مانگنے والی بات رہ جاتی ہے اور آپ نے تو اپنی عمر کا بیشتر حصہ اس مہمانی میں ضائع کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک بات بھول گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا ہے کہ (...) یعنی اللہ تعالیٰ کا ایک دن ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔ چونکہ مہمانی تین دن کی ہوتی ہے اس لئے اگر مجھے تین ہزار سال کی عمر مل گئی تو میری مہمانی ختم ہو جائے گی۔ لیکن اس سے پہلے پہلے میری مہمانی ختم نہیں ہو سکتی۔ اب دیکھو ان کے دوست نے انہیں خدا تعالیٰ کی محبت سے کھینچنا چاہا۔ ان کی بیوی نے بھی چاہا کہ وہ خدا تعالیٰ کا ذکر اور اس کی عبادت چھوڑ کر دنیا کمانے کی طرف متوجہ ہوں مگر چونکہ صرف ان کے دل میں ہی خدا تعالیٰ کی محبت نہیں تھی بلکہ خدا خود ان سے محبت کرتا تھا۔ اس لئے کوشش کے باوجود ان کے دل سے اس کی محبت نہ نکل سکی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ مئی ۱۹۵۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷۔ ہجرت ۱۳۷۱ ہش — ۱۷۔ مئی ۱۹۹۲ء

کُل صفات نیک ہیں

ہونا تو یہی چاہیئے کہ ہم اچھے ہی ہوں بلکہ بہت ہی اچھے ہوں۔ اتنے اچھے کہ لوگ ہماری مثال پکڑیں اور خود بھی ہماری طرح اچھے بنیں۔ اور دوسروں کو بھی ہمارا حوالہ دیں۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کوئی اچھا نہ ہو یا بہت اچھا نہ ہو۔ ایسی صورت میں نہ اسے پریشانی کی ضرورت ہے اور نہ ہمیں۔ انسان کی طبیعت اور اس کی عادت بدلنے والی باتیں۔ بدل جاتی ہیں۔ اور یہی انسانی فطرت کی خوبی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

"دیکھو ارنڈ کا تیل اور کھانڈ کیسے غلیظ ہوتے ہیں۔ لیکن جب خوب صاف کیا جاوے تو مصفیٰ ہو کر خوشنما ہو جاتے ہیں۔ یہی حال اخلاق اور صفات کا ہے۔ اصل میں صفات کُل نیک ہوتے ہیں۔ جب ان کو بے موقعہ اور ناجائز طور پر استعمال کیا جاوے تو وہ بُرے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کو گندہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جب ان ہی صفات کو افراط و تفریط سے بچا کر محل اور موقعہ پر استعمال کیا جاوے تو ثواب کا موجب ہو جاتے ہیں۔"

یہ بات نہائت امید افزا ہے۔ پہلے تو یہ سمجھ لینے کی ضرورت ہے کہ جو شخص اچھا نہیں ہے۔ یعنی نظر یہ آتا ہے کہ اچھا نہیں ہے۔ وہ دراصل ہے تو اچھا ہی۔ صرف اپنے آپ کو غلط استعمال کر رہا ہے۔ یوں کہہ لیجئے کہ نیکی کی پٹڑی سے اُتر گیا ہے۔ جب تک اُترا رہے گا اچھا نظر نہیں آئے گا۔ اور جب پھر پٹڑی پہ چڑھ جائے گا تو اس بات کا احساس بھی نہیں ہوگا کہ کبھی پٹڑی سے اُترا ہوُا تھا اور اچھا نظر نہیں آتا تھا۔ گاڑی پٹڑی سے اُترے تو کس طرح اُلٹ پلٹ جاتی ہے۔ دھکّے کھاتی ہے۔ اور دھکّے لگاتی ہے۔ لیکن اسے پھر سے پٹڑی پر چڑھا دیجے تو اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو جائے گی۔ یہی انسانی فطرت کا حال ہے۔ انسان تو اچھی ہی فطرت لے کر اس دنیا میں آتا ہے۔ آتے وقت اس میں کوئی کھوٹ نہیں ہوتی۔ کسی سے بُرائی کا خیال اس کے دل میں نہیں ہوتا۔ اسے پٹڑی سے آہستہ آہستہ اُتارا جاتا ہے تو بُرا نظر آنے لگتا ہے۔ اور بُرائی کرنی شروع کر دیتا ہے۔ لیکن چونکہ فطرت نیک ہوتی ہے۔ اس لئے پھر نیکی کی طرف لایا جا سکتا ہے۔ پس بے شک کوئی شخص ارنڈ کے تیل کی طرح گندہ ہو۔ جب صاف کیا جائے گا۔ تو خوشنما ہو جائے گا۔ اس سے اگلا قدم یہ ہے کہ ہم سب ہر وقت اپنے آپ کو صاف سے صاف تر کرتے رہیں۔

آپ نے کس حال میں دیکھا مجھے
میرے چہرے پر نظر آیا ہے کیا
ابتلاء سے مَیں کبھی ڈرتا نہیں
مُشکلیں تو ہیں مرے دل کی غذا

——— ابوالاقبال

اَے چشمِ ناز کر نہ مرے دل سے چھیڑ چھاڑ
کرتے نہیں غنی کبھی سائل سے چھیڑ چھاڑ

کیا کھیلتی ہے سَر پہ قضا تیری اَے جنُوں
کرتا ہے تُو جو خنجرِ قاتل سے چھیڑ چھاڑ

کیوں اَے بہار غنچوں کا کھُلوا رہی ہے مُنہ
اچھی نہیں ہے شورِ عنادل سے چھیڑ چھاڑ

کھائے گا تُو بھی مُنہ کی نہ چڑھ آبلوں کے مُنہ
اَے خار کر نہ راہیئے منزل سے چھیڑ چھاڑ

اَے جذبِ شوق ضبط دلِ پُرسکوں سے ڈر
اُٹھتے ہی موج کرتے ہیں ساحل سے چھیڑ چھاڑ

اَے پائے شوق فتح یقینی ہے ایک دن
ہوتی یوُنہی رہی جو سلاسل سے چھیڑ چھاڑ

رکھ اُن سے کچھ طبیب سے بھی اَے جنونِ عشق
اچھا ہے کچھ نہ کچھ رہے جاہل سے چھیڑ چھاڑ

کیوں ہنس کے زخمِ دِل پہ نمک ریزی جناب
مردانگی نہیں کہ ہو بسمل سے چھیڑ چھاڑ

ہے اس میں اِک جہانِ تمنّا نگاہِ ناز
اس دل سے چھیڑ چھاڑ سے محفل سے چھیڑ چھاڑ

واعظ کے ساتھ اُلجھنے سے کیا فائدہ تمہیں
گوہؔر مفید ہوتی ہے عاقل سے چھیڑ چھاڑ

آئینہ رکھ لو سامنے پھر جان جاؤ گے
ہوتی ہے ایسی مدِّ مقابل سے چھیڑ چھاڑ

ذوالفقار علی خان گوہؔر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

عرفانِ الٰہی

تزکیہ نفس کا پہلا طریق

غرض تزکیہ نفس کے لئے پہلی بات یہ ضروری ہے کہ انسان برے اور ناپاک خیالات کو دل سے دور کرتا رہے

تزکیہ نفس کا دوسرا طریق

دوسرا طریق حصول تزکیہ کا بلکہ ہر ایک کام میں کامیاب ہونے کا یہ بتایا گیا ہے کہ نیکی یہ نہیں کہ تم مشقت اٹھاؤ اور کود کود کر گھڑوں میں آڈ بلکہ نیکی تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے۔ پس جن کاموں کے کرنے کے جو طریق بتائے گئے ہیں ان کو اختیار کرو اور تقویٰ اللہ کرو تا کامیاب ہو۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ کامیابی کے لئے ان صحیح ذرائع کا استعمال کرنا نہایت ضروری ہے جو اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں اور چونکہ عرفان الٰہی کے حصول کا صحیح ذریعہ تزکیہ نفس ہے اور تزکیہ نفس اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک پہلے بدیوں سے اجتناب اور پھر نیکیوں کو اختیار نہ کیا جائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان افعال کا جن کو حضرت احدیت ناپسند فرماتے ہیں اور اُن کا جن کو پسند فرماتے ہیں پورا علم حاصل کیا جائے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس قرآن مجید پر جس پر آپ تلاوت فرماتے تھے اوامر اور نواہی کی فہرست بنائی ہوئی تھی اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کے اوامر اور نواہی کی تعمیل کا کس قدر خیال تھا تو تزکیہ کے لئے ان باتوں کا معلوم ہونا نہایت ضروری ہے اور جب یہ معلوم ہو جائے تو پھر بہت آسانی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ انسان بے علمی کی تاریکی سے نکل کر علم کے اجالے میں آجاتا ہے۔ جب اوامر و نواہی معلوم ہو جائیں تو ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنا چاہئے کیونکہ صحیح ذرائع کے معلوم ہونے کے بعد ان پر کوشش کرنا ہی کامیابی کا واحد گر ہوتا ہے۔ لیکن عمل کرنے میں اگر کوئی غلطی ہو جائے یا پوری طرح عمل نہ کر سکے۔ تو بھی کوشش چھوڑنی نہیں چاہئے۔ بلکہ کوشش جاری رکھنی چاہئے۔ جو اس کی آئندہ ترقی کا باعث ہو جائے گی۔ ہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جن اعمال کے بغیر ایمان کامل ہی نہیں ہو سکتا۔ ان میں سے کسی کو چھوڑنے نہ دے اور سب پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

صفات الٰہی کے حصول کا تیسرا ذریعہ

تیسرا ذریعہ صفات الٰہیہ کو اپنے نفس میں جاری کرنے کا یہ ہے کہ ایسے اعمال جن کے کرنے یا نہ کرنے سے تزکیہ حاصل ہوتا ہے۔ انسان ان کو دل میں لائے اور ان کا بار بار ورد کرے کیونکہ جن باتوں کو بار بار یاد کیا جاتا ہے وہ دل میں گڑ جاتی ہیں۔ میں اس کے متعلق مثال دے کر سمجھاتا ہوں۔ مثلاً ایک ایسا شخص ہے جسے جھٹ پٹ غصہ آجاتا ہے اسے چاہئے کہ فرصت کے اوقات میں اس امر پر غور کیا کرے کہ مجھے غصہ بہت جلد آجاتا ہے اور یہ برا فعل ہے اور میری روحانی ترقی کے راستے میں روک ہے اس لئے میں آئندہ ہرگز ہرگز ایسا فعل نہیں کروں گا اور اس امر کو بار بار اپنے دل میں لاوے یہاں تک کہ دل میں نقش ہو جاوے اور وہ اس مرض سے بچ جاوے اگر اس طرح کا عہد کہ میں آئندہ یہ کام نہ کروں گا یا کروں گا۔ اسے یاد نہ رہتا ہو اور اس طرح کامیابی نہ ہو تو ایک اور گر ہے اسے استعمال کرے اور وہ یہ کہ لمبے عہد سے انسان کی طبیعت گھبرا جاتی ہے اس لئے بجائے لمبے عہد کے یہ سوچے کہ یہ فعل میں آج تو ضرور کروں گا یا آج بالکل نہیں کروں گا۔ اُس دن اس کا نفس رکا رہے گا۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو ملامت کرے گا کہ کیا ایک دن بھی میں اپنی بات پر قائم نہیں رہ سکتا۔ دوسرے دن سے پہلے وہ پھر ایک دن کے لئے عہد کرے اور اسی طرح عہد کرتا چلا جائے یہاں تک کہ نفس پر غلبہ پا جاوے۔ پس کسی معیوب عادت کو ترک کرنے کے لئے اس طرح اپنے نفس سے مقابلہ کرنا چاہئے نہ کہ یکدم سارا بوجھ ڈال دینا چاہئے۔ اسطرح کامیابی مشکل ہوتی ہے آسانی سے کامیابی آہستہ آہستہ بڑھنے اور مداولت اختیار کرنے سے ہو سکتی ہے۔ پس ایک دفعہ اپنے نفس سے ایک اچھا عمل کراؤ اور دوسرے وقت پھر اسی پر اسے لگاؤ اور اسی طرح کئی بار کراؤ جس سے اسے عادت پڑ جائے گی انسان کا نفس دراصل بچے کی طرح ہوتا ہے اس لئے اس سے بچوں والا معاملہ کرنا چاہئے اور اسے روحانی تعلیم دینے کے لئے وہی طریق اختیار کرنا چاہئے جو سکولوں میں بچوں کو تعلیم دینے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے کہ پہلے انہیں چھوٹے سبق پڑھاتے ہیں اور آہستہ آہستہ زیادہ بڑھاتے جاتے ہیں۔

تزکیہ نفس حاصل کرنیکا تیسرا طریقہ

حصول تزکیہ کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ تکرار کی جاوے۔ یہ بھی ثابت ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے صاحب ایمان پر گناہ نہیں ان چیزوں کے متعلق جو وُہ کھاتے ہیں جبکہ وہ متقی ہوں اور ایمان لائیں اور عمل صالح کریں یعنی پہلے ایسا تقویٰ کریں جس کا نتیجہ ایمان اور عمل صالح ہوں پھر تقویٰ کریں اور ایمان لائیں پھر تقویٰ کریں اور محسن ہو جائیں اور اللہ محسنین سے محبت رکھتا ہے۔ اس میں تین دفعہ تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور تین ہی بار تقویٰ کے الگ الگ نتیجے بتائے ہیں۔ پہلے تقویٰ کے ساتھ یہ بتایا ہے کہ اس کے اختیار کرنے سے ایمان اور عملِ صالح حاصل ہوں ان اعمال سے وہی اعمال مراد ہیں جو اپنی تمام شرائط کے ساتھ کئے جائیں اور ایمان خالص ہو اس کے بعد فرمایا پھر تقویٰ کرے اس کے ساتھ صرف ایمان لائے (-) جس میں بظاہر اعتراض پڑتا ہے کہ عجیب بات ہے کہ پہلے تقویٰ کا نتیجہ ایمان اور اعمال صالح بتلائے تھے اور دوسری دفعہ تقویٰ کا حکم دیتے ہوئے۔ صرف ایمان ہی نتیجہ بتاتا ہے اس کا جواب یاد رکھنا چاہئے کہ ایک ایمان ایسا ہوتا ہے جس کا اعمال صالح لازمی نتیجہ نہیں ہوتے اور ایک ایمان ایسا ہوتا ہے جس کا لازمی نتیجہ اعمال صالح ہوتے ہیں چونکہ پہلی بار اسی ایمان کا ذکر کیا جس کا لازمی نتیجہ اعمال صالح نہیں ہوتے اور ایسا پختہ نہیں ہوتا کہ اس کے ساتھ لازمی طور پر اعمال صالح ہوں اس لئے ساتھ ان کا بھی حکم دے دیا لیکن دوسری بار جس ایمان کا ذکر ہے وہ پہلے سے زیادہ پختہ ہے اس کی وجہ سے اعمال صالح خود بخود ہوتے چلے جاتے ہیں اس لئے اس کے ساتھ اعمال صالح کا ذکر نہیں کیا۔

اس کے بعد تیسری بار فرمایا پھر تقویٰ اختیار کرو اور اس کے نتیجہ میں محسن ہو جاؤ جس میں اشارہ کیا ہے کہ تکرار عمل سے انسان کے ایمان میں خاص ترقی حاصل ہوتی ہے اور وہ ہر دفعہ قدم آگے بڑھاتا ہے۔ اس میں جو احسان کا لفظ ہے اس کے معنے خود بیان فرمائے ہیں کہ احسان یہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ حالت نہ پیدا ہو تو کم سے کم یہ حالت ہو کہ تجھے یہ یقین ہو کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے اور اسی کا نام عرفانِ الٰہی ہے۔ پس اس سے پتہ لگتا ہے کہ کسی عمل کا تکرار کیسا ضروری ہوتا ہے اور کسی طرح اس سے پہلے کی نسبت بڑا نتیجہ نکلتا ہے چونکہ فرماتا ہے جب ایک انسان تقویٰ سے کام لیتا ہے تو اسے ایمان نصیب ہوتا ہے اور عمل صالح کی توفیق ملتی ہے اس کے بعد جب وہ پھر تقویٰ سے کام لیتا ہے تو اس کے ایمان میں اور ترقی ہوتی ہے اور وہ ایسا پختہ ہو جاتا ہے کہ اعمال صالح اس کے ایمان کا جزو بن جاتے ہیں اور خود بخود ہی اس سے نیکیاں سرزد ہوتی ہیں۔ جب پھر تقویٰ سے کام لیتا ہے تو اور بھی ترقی ہو جاتی ہے اور محسن کا درجہ اسے نصیب ہو جاتا ہے جس کی تشریح یہ فرمائی کہ وہ خدا تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے اور محبوب سے کون پردہ کرتا ہے۔

والدین اپنے کردار میں پاکیزگی پیدا کریں

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے واقفین نو کے والدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے۔ نیز فرمایا خدا کا خوف کرتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے اس مضمون کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دلنشین کریں اور اپنے کردار میں اتنی پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں کہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جن پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی.... اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے"

خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیر برلاس

ماؤنٹ بیٹن کی غیر جانبداری کا پوسٹ مارٹم

انگریزوں نے ہندوستان پر اپنی صد سالہ حکومت کے دوران میں اپنی انصاف پسندی اور غیر جانبداری کی جو ساکھ قائم کر رکھی تھی اسے آخری وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور باؤنڈری کمیشن پنجاب کے سربراہ سر سیرل ریڈ کلف نے آزادیٔ ہند و پاک کے موقعہ پر باہمی گٹھ جوڑ سے ختم کر دیا۔ اس سلسلہ کا آخری ثبوت ریڈ کلف کے پرائیویٹ سیکرٹری کرسٹوفر بیومونٹ نے اپنے حالیہ بیان کے ذریعہ تاریخ کو مہیا کر دیا ہے۔ باؤنڈری کمیشن پنجاب کے روبرو مسلم لیگ کا مؤقف چوہدری ظفر اللہ خان نے پیش کیا تھا وہ رقمطراز ہیں۔

"لارڈ ماؤنٹ بیٹن وائسرائے بن کر آئے تو آزادی کے متعلق ضروری انصرامات اور درمیانی مراحل جلد جلد طے ہونے شروع ہوئے۔ ۱۹۴۷ء کے دوران میں کیا کیا اتار چڑھاؤ ہوئے۔ کیا کیا چالیں چلی گئیں۔ کون سے منصوبے کامیاب ہوئے اور کون سے ناکام۔ بنی نوع انسان کا کن بلند چوٹیوں اور کن پست وادیوں سے گزر ہوا۔ اور یہ سال اپنے پیچھے کتنی تلخ یادیں اور منحوس ورثے چھوڑ گیا۔ ان کا شمار کرنا ایک دیانتدار، راست گو محنتی اور خدا ترس مؤرخ کو چاہتا ہے جو کسی وقت ضرور پیدا ہوگا۔"

(تحدیث نعمت طبع ثانی ص ۵۰۹)

کتاب ہذا کی اشاعت کے تقریباً ۲۰ سال بعد قدرت نے ریڈ کلف کے سیکرٹری کرسٹوفر بیومونٹ کو بالآخر یہ جرأت عطا کر دی کہ وہ باؤنڈری کمیشن کے ایوارڈ میں پاکستان سے ہونے والی صریح ناانصافیوں کی شہادت فراہم کر دے۔

کرسٹوفر بیومونٹ کا انکشاف

یارک شائر میں رہائش پذیر ۷۹ سالہ کرسٹوفر بیومونٹ نے اپنے ایک حالیہ بیان میں انکشاف کیا ہے کہ باؤنڈری کمیشن کے ایوارڈ میں گو فیروزپور اور زیرہ کی تحصیلوں کو مغربی پنجاب یعنی پاکستان میں شامل کر دیا گیا تھا۔ لیکن لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے دباؤ میں آ کر ریڈ کلف نے متذکرہ دونوں تحصیلوں کو ہندوستان کے حوالے کر دیا۔ اور یہ فیصلہ ماؤنٹ بیٹن کی جانب سے دیئے گئے اس ظہرانے میں کیا گیا جس میں بیومونٹ کو نہایت ہوشیاری سے اور محض ایک عذر لنگ کی بنا پر شامل ہونے سے روک دیا گیا تھا ہر چند کہ ماؤنٹ بیٹن کو یہ اختیار حاصل نہ تھا کہ وہ باؤنڈری کمیشن کے ایوارڈ میں کسی قسم کی دخل اندازی کرے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ریڈ کلف ماؤنٹ بیٹن کی دخل اندازی اور دباؤ کے سامنے بے بس ہو گئے اور فیروزپور اور زیرہ کی تحصیلوں کو مشرقی پنجاب میں شامل تو کر دیا لیکن گورداسپور جس کے ذریعہ کشمیر کا الحاق ہندوستان سے ممکن ہوا تھا اس میں کوئی ردّ و بدل نہ کیا گیا۔ اس طرح ان دونوں شخصیتوں کی ساکھ کو شدید زک پہنچا۔ بیومونٹ نے کہا کہ سر جارج ایبل (جن کا انتقال ۱۹۸۹ء میں ہوا) کے بعد وہ واحد زندہ شخص ہیں۔ جو ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے واقعات کی حقیقت سے آشنا ہیں۔

انہوں نے ۱۹۸۰ء کی دہائی کے شروع میں ہندوستان کی تاریخ کے مؤرخ سر پینڈرل مون اور سر رابن کے سامنے اس راز کو افشا کر دیا تھا۔

اور بعد ازاں ۱۹۸۹ء میں اپنے متذکرہ بیان کو آکسفورڈ کے ایک کالج میں اس شرط کے ساتھ محفوظ کرا دیا تھا کہ اس بیان کو ان کی موت کے بعد منظر عام پر لایا جائے۔ لیکن اپنے پوتے کے کہنے پر اب وہ اپنی زندگی میں ہی اس بیان کو جاری کر رہے ہیں۔

ایک فاش غلطی

کرسٹوفر بیومونٹ نے مزید کہا کہ باؤنڈری کمیشن میں ایک ہندو وی۔ ڈی آئر کا بطور اسسٹنٹ سیکرٹری تقرر ایک فاش غلطی تھی۔ اس میں قطعاً کوئی شک نہیں رہا تھا۔ کہ وہ کمیشن کارروائی سے پنڈت نہرو اور وی پی مینن کو آگاہ رکھتا تھا چنانچہ ۱۲ اگست کو ماؤنٹ بیٹن کی زیر صدارت میں منعقدہ ایک اجلاس میں پنڈت نہرو نے مشرقی پاکستان میں چٹاگانگ ہل کے ٹریکوں کو شامل کرنے کا گلہ کیا۔

جب کہ بیومونٹ نے ریڈ کلف ایوارڈ کو وائسریگل لاج میں ایک روز بعد میں جمع کرایا تھا۔ اور اس طرح ماؤنٹ بیٹن یا پنڈت نہرو کو ایوارڈ کے مندرجات کی بابت کسی قسم کا علم ہو سکنے کا امکان نہ تھا۔ بیومونٹ نے اپنے اس خیال کی تائید میں ماؤنٹ بیٹن کے ایک اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری جان کرسٹی کی ڈائری کے ایک نوٹ محررہ ۱۱ اگست کا حوالہ بھی دیا ہے۔ جس میں ماؤنٹ بیٹن کا ریڈ کلف سے پنجاب کی سرحدوں میں تبدیلی پر اصرار کی واضح نشاندہی ہوتی ہے۔ کرسٹوفر بیومونٹ کے اس بیان کی روشنی میں ماؤنٹ بیٹن کے سوانح نگار فلپ زیگلر کو ماؤنٹ بیٹن کی ۱۹۸۵ء میں شائع ہونے والی سرکاری سوانح عمری پر نظر ثانی کرنا ہو گی۔

(روزنامہ ٹیلیگراف ۲۴ فروری ۹۲ء)

اب جب کہ "قومی ڈاکومینٹیشن سنٹر لاہور" کے "تقسیم پنجاب ۱۹۴۷ء" کے نام سے باؤنڈری کمیشن پنجاب کی مکمل روئیداد بمعہ دستاویزات شائع کر دی ہے۔ کرسٹوفر بیومونٹ کا ایک نوٹ محررہ ۸ اگست بمعہ نقشہ شامل ہے۔ جس میں فیروزپور اور زیرہ کی تحصیلوں کو مغربی پنجاب کا حصہ دکھایا گیا ہے۔

(ملاحظہ ہو ص ۲۴۶، ۲۴۷ جلد اول)

اسی طرح ماؤنٹ بیٹن کے پرائیویٹ سیکرٹری سر جارج ایبل کا ایک نوٹ محررہ ۸ اگست بھی اسی جلد کے ص ۲۴۳ پر موجود ہے جس میں مہاراجہ پٹیالہ کے ایک خط کا حوالہ دیتے ہوئے ماؤنٹ بیٹن سے اس امر کی اجازت طلب کی گئی ہے کہ اب جب کہ ریڈ کلف نے اپنا ایوارڈ لکھوا دیا ہے۔ مہاراجہ پٹیالہ کے خط پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو سکتا۔ مناسب ہو گا کہ مہاراجہ پٹیالہ کے اس خط کا جواب ہی نہ دیا جائے۔ اس نوٹ سے ماؤنٹ بیٹن نے ۸ اگست ہی کو اتفاق کیا اور اپنے مختصر دستخط کئے۔

گویا ۸ اگست ۱۹۴۷ء کو ایوارڈ مکمل ہو چکا تھا۔ اور اس کے مندرجات کی بابت ماؤنٹ بیٹن کے علاوہ کانگرس کے رہنماؤں کو بھی بخوبی علم ہو چکا تھا گو بیومونٹ کے بیان کے مطابق اس ایوارڈ کو انہوں نے وائسریگل لاج میں ۱۲ اگست کو جمع کروایا تھا۔

کشمیر ایک متنازعہ ورثہ

گذشتہ برس شائع ہونے والی کتاب "کشمیر ایک متنازعہ ورثہ" میں مصنف نے بعض ایسی ہی شہادتوں کو پیش کیا ہے، جن سے بغیر کسی ابہام کے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ باوجود اس حقیقت کے کہ کشمیر میں مسلمان اکثریت میں تھے وہ ہر جائز و ناجائز طریق سے اس ریاست کو ہندوستان کو سونپ دینے پر تلے ہوئے تھے۔ اس مقصد کے لئے گورداسپور کا ضلع جس میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ اور اسے ۳ جون ۱۹۴۷ء کے اعلان آزادی کے مطابق عبوری طور پر مغربی پنجاب کا حصہ قرار دیا گیا تھا۔ اسے محض کشمیر کو ہندوستان کے حوالے کرنے کی غرض سے مشرقی پنجاب کا حصہ بنا دیا گیا۔

اور یہ تقسیم ریڈ کلف نے اپنے ایوارڈ میں نہیں کی بلکہ ناقابل تردید شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ باؤنڈری کمیشن پنجاب کی کارروائی جو ۲۱ جولائی سے ۳۱ جولائی ۱۹۴۷ء تک لاہور میں جاری رہی۔ اس کارروائی سے قبل جو نقشہ تقسیم پنجاب کی سرحدوں کے بارے میں تیار کر کے پائلٹ کو دیا گیا تھا۔ تاکہ ممبران کمیشن فضائی ملاحظہ کر سکیں۔ اس میں گورداسپور کو مشرقی پنجاب کا حصہ دکھایا گیا تھا۔

اس نقشہ کو کمیشن کے ایک فاضل رکن جسٹس دین محمد نے بچشم خود دیکھا تھا۔ اور وہ اسے قائداعظم کے نوٹس میں بھی لائے۔ چوہدری محمد علی نے اپنی کتاب "ظہور پاکستان" میں اس کا بالتفصیل ذکر کیا ہے۔

محض ایک ڈھونگ

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ نتیجہ آسانی سے نکالا جا سکتا ہے کہ باؤنڈری کمیشن کا تقرر محض ایک ڈھونگ تھا۔ پنجاب کی تقسیم کے بارے میں ماؤنٹ بیٹن اور کانگرسی راہنماؤں کے درمیان معاملات بالا بالا طے پا چکے تھے۔ جن کا غالباً خود سر سیرل ریڈ کلف کو بھی علم نہ تھا۔ ۱۹۶۵ء کی ہند و پاک کی جنگ کے دوران ریڈ کلف نے اپنے ایک بیان میں اس تاسف کا اظہار کیا کہ اسے کشمیر کی حیثیت کے بارے میں کوئی علم ہی نہ تھا۔ اگر ہوتا تو ایوارڈ دیتے وقت اسے ضرور زیر غور لاتے۔

(سنڈے ٹائمز ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء)

انہوں نے اپنا ایوارڈ ۸ اگست ۱۹۴۷ء کو گورداسپور اور کشمیر پر کوئی غور کئے بغیر اور پہلے سے تیار شدہ نقشے کے مطابق دے دیا تھا۔

۸ اگست سے ۱۶ اگست ۱۹۴۷ء

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ـــــ نون۔سین

برطانیہ میں پناہ

برطانیہ کی نئی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ پناہ لینے والوں کے لئے قوانین کو سخت سے سخت تر کر دے گی اور جو لوگ جعلی درخواستیں دیتے ہیں ان کے خلاف کارروائی کرے گی۔ یہ بات ملکہ الزبتھ کی اس تقریر کا ایک حصہ تھی۔ جو انہوں نے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں نئی حکومت کے آغاز کے موقعہ پر کی۔ جہاں تک پناہ لینے کے بل کا تعلق ہے یہ پہلے بھی ایک دفعہ پارلیمنٹ میں پیش ہو چکا ہے۔ لیکن اس وقت مذہبی تنظیموں، سول رائٹس کی تنظیموں اور اپوزیشن لیبر پارٹی نے اس کی سخت مخالفت کی تھی اور چونکہ نئے انتخابات کا اعلان ہو گیا تھا، اس لئے یہ بل از خود آگے نہ بڑھ سکا۔ لیکن اب جبکہ کنزرویٹو پارٹی دوبارہ اقتدار میں آگئی ہے تو اس بل کو دوبارہ پیش کیا جا رہا ہے۔ جب پہلی دفعہ یہ بل پیش کیا گیا تھا تو حکومت نے اس کے حق میں یہ دلیل دی تھی کہ گذشتہ سال پناہ لینے والوں کی تعداد دس گنا ہو گئی ہے اور ان میں سے بہت سی درخواستیں درست نہیں ہیں۔ وہ لوگ صرف برطانیہ میں داخل ہو کر اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔

ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ نیا بل کیا صورت اختیار کرے گا۔ آیا اس میں کچھ ترامیم کی جائیں گی یا یہ پہلی حکومت کے خطوط پر ہی پیش کیا جائے گا۔ اس بات کا بھی خطرہ ہے کہ اقوام متحدہ کی کنونشن کے مطابق برطانیہ کو جس طرح پناہ دینا لازمی ہے۔ اس میں پناہ حاصل کرنے والوں کے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ پہلے بل میں حکومت نے یہ شق بھی رکھی ہوئی تھی۔ کہ ان ایئر لائنوں کو بہت بھاری جرمانے کئے جائیں جو ایسے لوگوں کو مسافر کی حیثیت میں برطانیہ میں لائیں۔ جن کے پاس ضروری کاغذات موجود نہ ہوں۔ حکومت کا خیال تھا کہ ضروری کاغذات کا دیکھنا ایئر لائنز کا کام ہے۔ اگرچہ اس کے برخلاف ایئر لائنز کا یہ کہنا تھا کہ وہ ان کاغذات کی جانچ پڑتال نہیں کر سکتے نہ ان کے پاس اتنا وقت کی جانچ پڑتال کر سکیں۔ جو کاغذات ہوتا ہے نہ وسائل کہ وہ ہر مسافر کے کاغذات انہیں دکھائے جاتے ہیں اگر وہ بظاہر درست معلوم ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ مسافر کو سفر سے روکا جائے اور اگر ہر مسافر کے کاغذات کی پوری جانچ پڑتال کی جائے تو شاید ہر مسافر کو اپنا سفر شروع کرنے سے پہلے کئی مہینے اسی بات پر صرف کرنے پڑیں۔

روبوٹ

روبوٹ کے اندر جو مشینری لگائی جاتی ہے وہ اس مشینری سے جو اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کے اندر لگائی ہوئی ہے تو بہرحال کم ہی ہے۔ روبوٹ کی مشینری میں اضافہ کرتے جائیے اور یہ اضافہ کرتے کرتے کہیں تک بھی پہنچ جائیے۔ لیکن اس بات کو یقینی طور پر پیش کیا جا سکتا ہے کہ انسان کے جسم کے اندر کی مشین کا وہ مشین پوری طرح مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسی لئے ہم نے کہا ہے کہ یہ "ایک چھوٹی سی بات" ہے۔

روبوٹ میں سب سے زیادہ جاپان نے ترقی کی ہے۔ فیکٹریوں میں تو روبوٹ سے کام لیا ہی جاتا تھا۔ اب ہم نے سنا ہے۔ اور ہم نے ایسے ذرائع سے سنا ہے جو خاصے وقیع ہیں۔ کہ روبوٹ سے ہسپتالوں میں بھی کام لیا جانے لگا ہے یہ روبوٹ مریض کا وزن کم بھی کرتے ہیں اور زیادہ بھی۔ یعنی انہیں ایسی ورزشیں کروا سکتے ہیں اور پھر یہ بات جان سکتے ہیں کہ جو ہم چاہتے تھے وہ ہو گیا یا نہیں یعنی وزن کم ہو گیا یا وزن زیادہ ہو گیا ہے یا نہیں اور کیا اُتنا ہی وزن کم یا زیادہ ہوا ہے جتنا کہ ڈاکٹری مشورے کے مطابق ہونا چاہیئے تھا۔ وہ اپنے مریضوں کو لٹا سکتے ہیں۔ بٹھا سکتے ہیں۔ کھانا انکے سامنے رکھ سکتے ہیں۔ انہیں ایک جگہ سے چلا کر دوسری جگہ لے جا سکتے ہیں۔ متعدد باتوں میں نہ صرف ان کی رہنمائی کر سکتے ہیں بلکہ ان کی مدد کر سکتے ہیں۔

ہے نا عجیب بات؟ لیکن یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور اب ایسے روبوٹ کا تجربہ سنا ہے کہ امریکہ میں بھی کیا جانے والا ہے۔ ایک پاکستانی ڈاکٹر نے روبوٹ میں جو جاپان میں ترقی ہوئی ہے اس پر کچھ مقالے لکھے ہیں وہ تحقیق کر رہے ہیں اور ان کی تحقیق ہی کے پیش نظر امریکہ نے ان سے خواہش کی ہے کہ وہ ان کے ملک میں بھی اپنی تحقیق کو پیش کریں۔ تاکہ تحقیق کو بھی آگے چلایا جائے اور روبوٹ کے بھی استعمال کو امریکہ میں ترقی دی جائے آپ بھی اگر روبوٹ کے متعلق کوئی نئی بات سنیں یا پڑھیں تو ہمارے قارئین کو بتائیں۔ بات تو بے شک چھوٹی سی ہے لیکن ہے لطف انگیز اور انسانی ترقی میں خاصی ممد۔

حبشہ میں قحط

حبشہ میں ۱۹۸۷ء میں جو قحط پڑا تھا۔ اس سے تقریباً دس لاکھ لوگ ہلاک ہو گئے تھے۔ اب حبشہ سے جو خبریں مل رہی ہیں۔ ان کے مطابق اسی طرح کے ایک اور قحط کا خطرہ وجود میں آ رہا ہے۔ وزارت صحت کے نائب وزیر نے ساری دنیا سے اپیل کی ہے کہ ان حالات میں وہ حبشہ کی مدد کریں۔ اگر وقت پر مدد نہ کی گئی۔ اور انہیں خورد و نوش کی اشیاء مہیا نہ کی گئیں تو اس بات کا ڈر ہے کہ اس دفعہ پہلے سے بھی زیادہ لوگ ہلاک ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے کی طرح اب بھی ہم لوگ قحط کے دہانے میں جاتے معلوم ہو رہے ہیں۔ اگر ہمیں پوری خوراک نہ ملی اور وقت پر نہ ملی تو یقیناً تباہی کے سوا اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت تک ستر ہزار ٹن خوراک مل چکی ہے۔ لیکن اس سے بہت زیادہ کی ضرورت ہے۔ یہ صرف اس کا ۲۰ فیصد ہے۔ جو ہم نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ ہمیں قحط سے بچنے کے لئے ملنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ خطرناک صورت حال مسلسل آگے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور ایسا لگتا ہے کہ ہمیں اس سے بچنے کی کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ اگر دس سالہ عرصہ اپنے آپ کو اسی طرح دہرائے جسطرح پہلے ہوا تھا تو دنیا کو یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ ہم ایک دفعہ پھر قحط کے منہ میں جا رہے ہیں۔ اور ہمارے پاس اس سے بچنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

صلیب احمر کے حکام نے بھی اسطرف توجہ دلائی ہے کہ حبشہ کی حالت روز بروز خراب ہو رہی ہے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ عالمی برادری وقت پر اس طرف توجہ کرے اور وہاں کے لوگوں کو قحط زدگی سے بچانے کے لئے دل کھول کر امداد دے۔ سب سے زیادہ جس امداد کی ضرورت ہے وہ خورد و نوش کی اشیاء ہیں۔

بیرون ملک میں ملکی عزت

اگر یہ خبر ہو کہ پاکستان میں یا کسی شہر کا نام لے کر کہیں کہ دس پاکستانی جیل میں ڈال دیئے گئے تو کہا جا سکتا ہے کہ یہ کوئی خبر نہیں اس لئے کہ ہر ملک کی طرح پاکستان میں بھی پاکستانی شہریوں کی ایک خاصی تعداد کسی نہ کسی جرم میں ملوث ہو کر جیل میں جاتی رہتی ہے لیکن اگر یہ خبر ہو کہ برطانیہ میں ایک پاکستانی کو جیل میں ڈال دیا گیا یا امریکہ میں دو پاکستانیوں کو جیل میں ڈال دیا گیا تو یہ یقیناً خبر ہے اور اسے تکلیف دہ دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کوئی پاکستانی پاکستان میں رہتے ہوئے یہ نہیں چاہے گا کہ اس کے کسی بھائی بندے سے کسی بیرون ملک میں کوئی ایسا جرم سرزد ہو جس کی بناء پر اسے جیل میں ڈال دیا جائے اور پاکستان کا نام بدنام ہو۔ دراصل یہ کسی فرد کے جیل میں جانے کی خبر نہیں بلکہ پاکستان کی بدنامی کی خبر ہے۔ پاکستانیوں کے ساتھ ہی یہ بات وابستہ نہیں ہے۔ ہر ملک کے باشندے اسی طرح سوچتے ہیں۔ بعض اوقات پاکستان کے کسی شہر میں کسی غیر ملکی کو کسی جرم میں ملوث ہونے پر جیل میں ڈال دیا جاتا ہے مثلاً میری نظروں سے ایسی خبریں گذری ہیں جن میں نائیجیریا کے باشندوں کو جیل میں ڈال دیا گیا (نائیجیریا کی خبر اس لئے واضح ہو کر میرے سامنے آتی ہے کہ میں نے ایک لمبا عرصہ نائیجیریا میں گذارا ہے اور مجھے نائیجیریا کے ساتھ خاصی ہمدردی ہے) تو میں سمجھتا ہوں کہ نائیجیریا کے لوگوں کو اس بات سے خاصی تکلیف ہوتی ہو گی۔ اس لئے نہیں کہ کسی نائیجیرین کو جیل میں ڈال دیا گیا ہے بلکہ اس لئے کہ اس نائیجیرین کے کسی غیر ملک میں جا کر جیل میں جانے سے نائیجیریا کی بدنامی ہوتی ہے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ جرم کو اپنے ملک میں رہ کر کرنا بھی بری بات ہے لیکن کسی دوسرے ملک میں جا کر جرم کرنا اور جرم کی سزا میں جیل میں چلے جانا نہایت ہی بُری بات ہے اس سے نہ صرف ایک فرد کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ سارے پاکستانیوں کے دل چھلنی ہو جاتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہمارا کوئی پاکستانی کسی بیرونی ملک میں کوئی ایسا جرم نہ کرے جو اسے سزا کا مستحق بنا دے اور جس کے نتیجہ میں وہ جیل میں چلا جائے۔

موجودہ دور میں غلامی

نیویارک میں بتایا گیا ہے کہ دس کروڑ

باقی ص [illegible] پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

اخبار احمدیہ لنڈن

یہ پریس کا زمانہ ہے اور اپنی باتوں کو زیادہ سے زیادہ وسیع علاقے تک پہنچانے کے لئے چھپا ہوا لفظ نہایت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ احمدیہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس راز کو خوب سمجھتی ہے۔ اس لئے جہاں کہیں بھی احمدیہ مشن کا آغاز ہوتا ہے سب سے پہلے وہاں کے احباب کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ کوئی بلیٹن، رسالہ یا اخبار جاری کیا جائے۔ چنانچہ اس وقت دنیا کے مختلف علاقوں میں احمدیہ جماعت کی آواز اخبارات اور رسالوں کے ذریعہ پہنچ رہی ہے۔ لندن سے ایک "ماہنامہ اخبار احمدیہ لندن" شائع ہوتا ہے اس میں چند صفحات انگریزی زبان میں ہوتے ہیں اور چند صفحات اردو زبان میں اس وقت جنوری ۱۹۹۲ء کا شمارہ پیش نظر ہے اس میں سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک تصنیف "آئینہ کمالات" کا ایک اقتباس دیا گیا ہے۔ جس میں حضور نے تحدی کے ساتھ یہ بات بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی دے گا۔ جس کے ساتھ ہی سیکرٹری دعوت الی اللہ یو کے۔ مولانا عبدالکریم صاحب شرما کا ایک نوٹ "اہم لٹریچر" کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے اور قارئین کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی گئی ہے کہ ۹ رسائل کا ایک سیٹ اردو زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ قیمت فی سیٹ تین پاؤنڈ ہے۔ احباب اس سیٹ کو حاصل کر کے اپنے علم میں اضافہ کریں۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کا ایک مضمون روحانیت کے دو زبردست ستون۔ تقویٰ اللہ اور دعاؤں کی عادت۔ کے موضوع پر شائع کیا گیا ہے اس مضمون میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ انسان کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے اور تقویٰ اختیار کرنے کے معنے یہ ہیں کہ وہ اپنے ہر قول اور ہر فعل میں اس بات کا خیال رکھے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی کیسی نظر پڑے گی اسے کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کر دے اور اسے ہر ایسی بات کے کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو اور جس سے اسے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو کیونکہ انسان اپنے آپ تو کچھ نہیں کر سکتا جب تک خدا تعالیٰ کی نصرت میسر نہ آئے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی نصرت مانگنے کے لئے سب سے بہترین طریق دعا ہے چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہمارے دوستوں کو اور خاص طور پر نوجوانوں کو دعاؤں کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

انگریزی حصہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض ارشادات سے آغاز کرتے ہوئے ایڈیٹوریل میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ ہمیں ہر وقت خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ان تمام راہوں پر گامزن رہنا چاہیئے جن سے خدا کی خوشنودی مل سکتی ہے قادیان میں منعقدہ جلسہ سالانہ کی مختصر سی روئداد پڑھنے کے لئے حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس موقعہ پر افتتاحی اور اختتامی خطاب کا خلاصہ دیا گیا ہے۔ بعد ازاں پاکستان سے موصولہ بعض خبروں کا ذکر کیا گیا ہے اور ملک محمد دین صاحب اسیر راہِ مولا کی وفات پر ایک نوٹ شائع کیا گیا ہے۔ بلیٹن کے آخر پر احمدیہ جماعت یو کے اور خدام الاحمدیہ یو کے کی خبریں پیش کی گئی ہیں اور مجلس خدام الاحمدیہ یو۔ کے کی ۹۲-۹۱ء کی سالانہ رپورٹ بھی شائع کی گئی ہے۔ انگلستان کے دو شہروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جہاں پر نئی احمدی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

اس کے بعد اخبار احمدیہ کا مارچ ۱۹۹۲ء کا شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ یہ شمارہ زیادہ تر رمضان کے مختلف پہلوؤں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اسی طرح قادیان کے جلسہ کی رپورٹ کا بھی حامل ہے۔ انگلستان کے ایک ہسپتال کی نئی عمارت کے سلسلے میں خدام الاحمدیہ نے جو چندہ اکٹھا کر کے دیا تھا۔ اس کے متعلق ہسپتال کے ڈائرکٹر آف فنڈ نگ کا ایک خط شامل اشاعت ہے۔ اس خط میں بتایا گیا ہے کہ ہسپتال کا مین ایڈمشن آفس جو گراؤنڈ فلور پر ہے وہ خدام الاحمدیہ کے نام سے معنون کیا جائے گا۔ اور اس خواہش کا اظہار کیا گیا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے عہدیدار بتائیں کہ جو تختی اس مجلس کے نام کی لگائی جائے گی۔ اس پر کیا الفاظ کندہ ہونے چاہئیں۔

اس حصے میں اطفال الاحمدیہ کا ۹۲-۹۱ء کا سلیبس بھی دیا گیا ہے جو مجلس خدام الاحمدیہ یو۔ کے نے تیار کیا ہے۔ اسی طرح لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک صاحب کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی ان خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے جو آپ نے بطور فوجی اپنے ملک پاکستان کے لئے سرانجام دی تھیں۔ اردو حصے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد نماز دل اور بیعت کے متعلق ہے اور حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی "کرمو والی اُچی بستی" کے عنوان سے تازہ منظوم کلام پیش کیا گیا ہے۔ (ن۔ س)

یاد رفتگان ۔۔۔۔ عزیز احمد ملک

محترم ملک فضل داد صاحب

میرے والد محترم ملک فضل داد صاحب ولد مکرم غلام قادر ضلع چکوال کے قصبہ خانپور کے اعوان خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک متوسط زمیندار گھرانہ میں تقریباً ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی والد محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اس زمانہ میں دیہات میں تعلیم کے حصول کا رجحان بہت کم تھا۔ تاہم آپ نے پرائمری تک تعلیم حاصل کی آپ کے دو بھائی آپ سے چھوٹے تھے۔ صغر سنی میں ہی گھر کی تمام ذمہ داریاں سنبھالنی پڑیں جن کو تادمِ زندگی نبھاتے رہے۔ محکمہ فوج میں سروس اختیار کی۔ ریٹائر ہونے پر سات روپے ماہوار پنشن مقرر ہوئی۔ جس سے گھر کے اخراجات بخوبی انجام پا جاتے تھے۔

محترم قاضی ملک عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ دوالمیال رشتہ میں خاکسار کے ماموں ہیں اکثر خانپور ہمارے ہاں تشریف لاتے اور دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں کئی روز قیام کرتے۔ ماموں صاحب کو لمبا عرصہ ہمارے گاؤں میں دعوت الی اللہ کا موقع ملا ان کا احسان ہے کہ انہوں نے محترم والد صاحب کو احمدیت سے متعارف کرایا۔ دوسرا بڑا احسان محترم والد صاحب پر ماسٹر ملک اللہ داد صاحب آف محمود آباد ضلع جہلم کا ہے کہ جن کی مؤثر دعوت الی اللہ سے محترم والد صاحب کو تقسیم ملک سے چند سال پیشتر حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) کی خدمت میں بذریعہ خط احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ والد محترم کی دعوت الی اللہ سے چھوٹے بھائی ملک سرفراز خان کو بھی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس طرح ہمارے گاؤں میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔

محترم والد صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ میری اولاد کو وقفِ زندگی کی توفیق ملے اس سلسلہ میں آپ نے مجھے مدرسہ احمدیہ قادیان میں تقسیم ملک سے ایک سال قبل داخل کرا دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور والد محترم کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ خاکسار اس وقت وقف جدید کے تحت بطور معلم خدمت دین بجا لا رہا ہے۔

وفات سے قبل آخری رات گردوں میں تکلیف کی وجہ سے انکی حالت بہت دگرگوں ہو گئی تھی۔ محترم والد صاحب کی حالت بدل گئی اور یوں لگتا تھا کہ آپکو کوئی بیماری نہیں ہے۔ فرمایا کہ صبح ۸ بجے کا وعدہ ہے اور خاکسار کے بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ سبق صبح ۸ بجے آکر سناؤ اور کہا کہ صبح آکر سب ملاقات کریں۔ ہمیں یقین ہو گیا کہ یہ آپکی آخری وصیت ہے۔ میں نے سورۃ یٰسین پڑھنی شروع کر دی۔ نماز فجر کے لئے تیمم کیا۔ نماز ختم کرنے پر آواز مدہم ہو گئی غنودگی طاری تھی آخر ۹ بجے کے بعد آسمانی آقا کا بلاوا آ گیا۔

آپ قریباً ۹۲ سال کی عمر میں ۱۹ جنوری ۹۲ء بروز اتوار ہم سے جدا ہو گئے۔ ان کی تدفین قبرستان عام ربوہ میں اسی شب عمل میں آئی۔ موصوف منکسر المزاج، ملنسار، خوش خلق اور خاموشی سے خدمت دین کرنے والے تھے۔ اور اپنے دائرہ میں خوب دعوت الی اللہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلائے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے موصوف کی بخشش، بلندی درجات اور جنت میں اعلیٰ مقام کے لئے دعا کریں۔

علمی مسائل صرف علماء ہی کے لئے نہیں ہیں بلکہ ہر خاص و عام کے لئے بھی ہیں۔ آپ ان کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں کو بھی تلقین کریں کہ وہ علمی مسائل کا مطالعہ باقاعدگی کے ساتھ کریں۔ اور اپنے علم میں اضافہ کرتے رہیں۔ امید ہے کہ آپ اس بات کی طرف کما حقہ، توجہ دیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صہ۵ سے آگے

انسان غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور یہ باوجود اس کے کہ ان کی قومیں اس بات کا دعویٰ کر رہی ہیں کہ اس وقت دنیا میں کہیں بھی غلامی نہیں پائی جاتی۔ یہ بات نیوز ویک کے میگزین میں کہی گئی ہے۔ نیوز ویک کے چار نمائندوں نے گذشتہ سال ان لوگوں کا تجزیہ کیا جو غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں ان میں مرد اور بچے اور عورتیں سبھی شامل ہیں اور یہ لوگ یورپ ایشیا افریقہ اور لاطینی امریکہ میں رہتے ہیں۔ نیوز ویک نے بیان کیا ہے کہ سول وار نے غلامی کو دوبارہ دنیا میں جاری کر دیا وہ سوڈان کی بات کر رہے تھے۔ اور یہاں تک کام کرنے کے معاہدوں کا تعلق ہے۔ اور اسی طرح چھوٹی شادیوں کا جب ان کی گہرائی میں جا کر دیکھا گیا تو پتہ چلا کہ مشرق وسطیٰ کے بعض ممالک میں اب بھی غلامی کا دور دورہ ہے۔ بہت سے لوگ ہندوستان فلپائن پاکستان بنگلہ دیش اور مغربی افریقہ سے لائے جاتے ہیں اور ان سے غلاموں کی طرح کام لیا جاتا ہے اور ان کے لئے اس بات کے مواقع ختم ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے مالکوں کو چھوڑ کر کہیں اور جا سکیں انہوں نے کہا کہ چین کے سچوان صوبے سے تقریباً دس ہزار عورتیں اور بچے ہر سال اغوا کئے جاتے ہیں اور انہیں تھائی لینڈ کے شمالی علاقوں میں فروخت کیا جاتا ہے وہاں پر آ کے ان سے غیر مناسب کام لئے جاتے ہیں۔ جہاں تک موزمبیق کی عورتوں کا تعلق ہے انہیں دلہنوں کے طور پر فروخت کیا جاتا ہے اور یہ فروخت کی منڈی جنوبی افریقہ میں لگتی ہے۔ بعض اوقات لڑکیوں کو گائے وغیرہ دے کر حاصل کر لیا جاتا ہے اور کلکتے اور بمبئی میں ان سے ناواجب کام لئے جاتے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ اقوام متحدہ نے ۱۹۴۸ء میں یونیورسل ڈیکلیریشن آف ہیومن رائٹس پر دستخط کئے تھے لیکن اس کے باوجود انسانیت سے یہ سلوک جاری ہے رسالے میں کہا گیا ہے کہ سب سے بری غلامی اس وقت سامنے آئی جب خاندانوں کے خاندانوں سے کام لیا گیا اور نسلاً بعد نسلٍ انہیں کام پر مجبور کیا گیا تاکہ وہ اپنے ان قرضوں کو واپس کر سکیں جو انہوں نے اپنے خرچ خوراک کے لئے لئے تھے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ خلیج کی جنگ کے بعد بھی بعض خرابیاں سامنے آئی ہیں۔ خاص طور پر ان لوگوں کے سلسلے میں جو کویت سے بھاگ نکلے تھے۔

لبنانی حکومت مستعفی

لبنان کے وزیر اعظم عمر کرامے نے گذشتہ روز (بدھ) یہ کہہ کر اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا کہ ملک کی اقتصادیات کو اگرچہ بہتر نہ بنانے کا ان پر الزام تو درست نہیں لیکن چونکہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ سڑکوں پر نکل آئے ہیں اور مظاہرہ کر رہے ہیں انہوں نے سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں۔ بنکوں پر پتھراؤ کیا ہے اور دکانوں کو لوٹ لیا ہے۔ اس لئے وہ اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے رہے ہیں۔ میں، انہوں نے کہا، اپنی حکومت کے استعفیٰ کا اعلان کرتا ہوں۔ یہ بات انہوں نے ملکی صدر الیاس ہراوی سے ملاقات کے بعد کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ کوئی شخص اس ذمہ داری کو اکیلا نہیں اٹھا سکتا میں یہ کہوں گا کہ لبنان زندہ باد۔

مسٹر کرامے کی حکومت ۱۹۹۰ء میں بنی تھی اور اس کے اراکین کی تعداد ۳۰ تھی۔ اور یہ وہ وقت تھا جب ۱۵ سال کی خانہ جنگی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا تھا۔ مسٹر کرامے نے تمام لبنانیوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے اپنے ضمیر کا جائزہ لیں اور اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ ان کا قومی ہدف کیا ہے۔ تاکہ لوگوں کو اس بات کا علم ہو اور وہ جان سکیں کہ انہوں نے کہاں تک اور کیا کچھ حاصل کر لیا ہے۔

اگرچہ ان کے استعفیٰ کے وقت اس بات کا تو علم نہیں تھا کہ ان کی جگہ کون لے گا۔ لیکن یہ خیال ضرور تھا کہ صدر ہراوی عنقریب نئی کیبنٹ کا اعلان کریں گے اور ایسا اعلان وہ صدر حافظ الاسد سے ملاقات کے چند روز بعد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جہاں تک مظاہروں کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ اتنے شدید مظاہرے پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ مظاہرہ کرنے والوں کا کہنا تھا ہماری اقتصادیات کو تباہ کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ انہوں نے بدھ کے روز سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کیں اور جگہ جگہ اتنی آگیں لگائیں کہ بیروت کے اوپر دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا خیال یہ ہے کہ ان آگوں کی تعداد کئی سو تک پہنچ سکتی ہے۔ جہاں بھی موقعہ ملا انہوں نے آگ لگائی۔ اور بیروت اور دمشق کو آپس میں ملانے والی سڑک پر بھی آگ لگا کر اس سڑک کو بند کر دیا۔

انہوں نے ایکسچینج شاپس اور ان کے شٹر توڑ دیئے اور بنک لوٹ لئے۔

اگرچہ فوج اور پولیس گشت کر رہی تھی۔ اور انہوں نے آگ بجھانے کی کوشش بھی کی لیکن اس کے باوجود آگ خاصی دیر تک لگی رہی اور لوٹ مار کا سلسلہ بھی جلدی ختم نہ ہو سکا۔ کرامے کی حکومت کی پشت پناہی شام کرتا تھا۔ اور اس حکومت پر یہ الزام لگایا گیا کہ آج کل سب سے زیادہ اقتصادی بحران کا سامنا اس حکومت کی وجہ سے کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت کے پاس اس بحران سے نپٹنے کے لئے کوئی وسائل نہیں تھے۔ اس لئے وزیر اعظم نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اور ان کی حکومت استعفیٰ دے دیں۔ اور دوسرے لوگوں کو موقعہ دیا جائے کہ آگے آ کر حالات کو سنبھالنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں اپنے اس ارادے کا اظہار کیا اور یہ انٹرویو اس وقت دیا گیا جب وہ شام سے ابھی واپس آئے ہی تھے۔ جس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ غالباً شام میں وہ یہی مسئلہ لے کر گئے تھے واپسی پر انہوں نے دیکھا کہ مظاہرین حکومت کے خلاف نعرہ بازی کر رہے ہیں اور ان میں سے بعضوں نے ڈنڈے اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور بعض آگے جلانے میں مصروف ہیں۔ ان مظاہرین نے بعض وزراء کے ذاتی گھر بھی جلا دیئے۔

بقیہ: صہ۴ سے آگے

تک ماؤنٹ بیٹن کے پاس ایوارڈ میں من مانا تغیر و تبدل کرنے کے لئے کافی وقت تھا۔

بیوٹ مونٹ نے ماؤنٹ بیٹن کے اس بیان کو بھی غلط قرار دے دیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ اس نے ۱۳ اگست کو ایوارڈ وصول کیا اور ۱۵ اگست کو اس پر اپنے دستخط ثبت کئے۔ زیرہ اور فیروز پور کی تحصیلوں کے بارے میں اسی دوران ریڈکلف سے تبدیلی کرائی گئی حالانکہ پیشتر ازاں ریڈکلف نے کمیشن کے سینئر مسلمان رکن جسٹس دین محمد کو ان تحصیلوں کے بارے میں یقین دلایا تھا کہ یہ پاکستان میں شامل ہو رہی ہیں۔

(لاہور - ۱۸ اپریل ۱۹۹۲ء)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو

۱۔ اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کے بعد ہو گا۔ معیّن تاریخ کا اعلان میٹرک کے نتیجہ کے بعد کر دیا جائے گا۔

۲۔ جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے وقف کا ارادہ رکھتے ہیں وہ میٹرک/ ایف اے کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب/ صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ درخواست پر والد/ سرپرست کے بھی دستخط ضروری ہیں۔

۳۔ درخواست میں نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ تعلیم اور مکمل پتہ درج کیا جائے۔

۴۔ ایسے نوجوان جن کے والدین نے ان کو قبل ازیں وقف اولاد کے تحت وقف کیا ہوا ہے اور اس سال انہوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے یا دے رہے ہیں وہ وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔

۵۔ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔

۶۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔

۷۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کُتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔

۸۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

یوم تحریک جدید ۲۴۔ اپریل ۱۹۹۲ء کی رپورٹ ارسال فرمائیں

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی یوم تحریک جدید جو ۲۴۔ اپریل ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک منایا گیا ہے۔ اس کی رپورٹ جلد وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ وفاقی وزیر خزانہ نے ریڈیو اور ٹیلیویژن پر آئندہ سال کا بجٹ پیش کر دیا ہے اس بجٹ میں ۸۹۔ ارب روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے اور ساڑھے سترہ ارب روپے کے نئے ٹیکس لگائے گئے ہیں۔

○ نئے بجٹ میں جو ٹیکس لگائے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔ ٹیلی فون کال ۵۶؍۱ سے بڑھا کر دو روپے۔ پاسپورٹ فیس (عام) ۴۰۰ سے ۸۰۰ روپے، ارجنٹ ۱۳۰۰؍ر سے ۲۰۰۰؍ر روپے۔ رنگائی اور چھپائی کے کپڑے پر ۵ فیصد ایکسائز ڈیوٹی سوئٹر بننے کے دھاگے پر ۵ روپے فی کلوگرام ڈیوٹی۔ سگریٹوں پر ڈیوٹی میں رد و بدل کر کے کئی اضافے کئے گئے ہیں۔ اسلحہ ائیر کنڈیشنز گولہ بارود اور کیمروں پر سیلز ٹیکس کا نفاذ۔ دولت ٹیکس کی شرح ۵ لاکھ آمدنی سے کم کر کے ۴ لاکھ روپے۔ غیر ملکی سفر پر ٹیکس ۲۸۰ سے بڑھا کر ۵۰۰ روپے۔ انشورنس ایکٹ کے تحت فیس اور جرمانے کی شرح بڑھا دی گئی۔ عالیشان مارکیٹوں پلاٹوں اور شہری اراضی پر ٹیکس۔ کرایہ پر دی گئی رہائش و تجارتی عمارتوں پر کٹوتی ٹیکس۔ تجارتی عمارتوں پر ایک سے دو روپے مربع فٹ اور رہائشی عمارتوں پر ۴ سے ۸۰ روپے فی مربع فٹ ٹیکس ہوگا۔ فلاحی و خیراتی اداروں کی آمدنی پر بھی ٹیکس ہوگا۔ شادی بیاہ کی تقریبات جو بڑے ہوٹلوں میں ہونگی ان پر ۲۰ سے ۳۰ فیصد ٹیکس۔ کھلاڑیوں کے لئے کھیلے جانے والے امدادی میچوں پر ٹیکس۔ ٹی وی کے اشتہارات پر ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ۔

○ بجٹ میں جو رعائتیں دی گئی ہیں غیر ملکی ٹھیکیداروں کا کٹوتی ٹیکس ۳۰ فیصد سے کم کر کے صرف ۳ فیصد کر دیا گیا ہے غریبوں اور محتاجوں کو بیت المال سے ایک روپیہ سستا آٹا فراہم کیا جائے گا۔

○ موجودہ بجٹ میں دفاعی اخراجات میں ۴ء۸ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے ۹۳ ارب ۷۰ کروڑ ۵۸ لاکھ روپے قرضوں کے سود کی ادائیگی پر خرچ ہوں گے۔ تعلیم پر صرف ۳ ارب ۱۱ کروڑ روپے خرچ ہونگے۔ نیشنل ٹیکس نمبر دکھائے بغیر ٹیلی فون، گیس، بجلی کا کنکشن اور قرضہ نہیں ملے گا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ تازہ بجٹ اس قدر جامع ہے کہ اس میں اپوزیشن کے لئے تنقید کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی گئی۔ انہوں نے کہا کہ دو سال تنگی کے ہیں اس کے بعد خوشحالی ہی خوشحالی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے تازہ بجٹ پر تنقید کرتے ہوئے اسے "ایک کاروباری لیڈر" کا بجٹ قرار دیا ہے۔

○ سرکاری ملازمین کو تنخواہوں میں اضافے کی امید تھی جو موجودہ بجٹ سے پوری نہیں ہوئی۔

○ پاکستان کے اراکین پارلیمنٹ اور قبائلی لیڈروں کا ایک خیر سگالی وفد کابل جائے گا۔

اعلان فروخت اراضی

پنڈی بھٹیاں شہر کے قریب ۲۵ ایکڑ زرعی اراضی جس میں ٹیوب ویل اور رہائش کیلئے مکان بنا ہوا ہے قابل فروخت ہے مالکان کا اندازہ قیمت کم از کم بیس لاکھ روپے ہے۔ خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

"ط" معرفت
روزنامہ الفضل۔ ربوہ

سفوف مفرح
فی ڈبی قیمت ۲۰/-

قیمتی اجزاء سے تیار کردہ جو روح اور قلب میں تقویت اور فرحت و بشاشت پیدا کرتا ہے۔ گرمیوں کے موسم میں لو کے ازالہ کے لئے۔

ھمراہ شربت فرحت افزاء
بڑوں بچوں سب کیلئے بہت مؤثر ہے۔

خورشید یونانی دواخانہ
رجسٹرڈ۔ گولبازار۔ ربوہ

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111 89